137241 ـ كيا الله تعالى نے حواريوں پر دستر خوان نازل كيا تها؟

سوال

سورت المائدة: جس كا ترجمہ يہ ہے كہ: [عيسى بن مريم نے دعا كى: "اے الله ! ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں سب كے ليے خوشى كا موقع ہو اور تيرى طرف سے معجزه ہو۔ تو تو سب سے بہتر رزق دينے والا ہے [114] الله تعالىٰ نے فرمايا: "ميں تم پر يہ خوان تو اتارتا ہوں مگر ديكھو! اس كے بعد تم ميں سے جس نے كفر كيا تو ميں اسے ايسى سزا دوں گا جيسى جہان والوں ميں سے كسى كو نہ دى ہو] ميں آسمان سے مائده يعنى دستر خوان نازل ہونے كا ذكر ہے، تو مفسرين كا اس بارے ميں اختلاف ہے كہ يہ دستر خوان نازل ہوا تها يا نہيں؟ ميں اميد كرتا ہوں كہ آپ ہميں اس حوالے سے اپنى رائے بتلائيں۔

پسنديده جواب

الحمد لله.

سلف صالحين كا دستر خوان كے نازل ہونے كے متعلق اختلاف ہے كہ الله تعالى نے عيسى عليہ السلام كے ساتهيوں پر يہ مائده نازل كيا تها يا نہيں؟ يا وه الله تعالى كے فرمان: فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ: چنانچہ اس كے بعد جو كوئى تم ميں سے كفر كرے گا تو ميں اسے يقيناً ايسا عذاب دوں گا كہ اس جيسا عذاب كسى كو بهى جہانوں ميں سے نہيں دوں گا۔[المائدة: 115] سے ڈر گئے تهے اور پهر ان پر مائده نازل نہيں كيا گيا۔

تو سلف صالحين ميں سے جمہور اس بات كے قائل ہيں كہ الله تعالى نے ان پر مائده نازل كيا تها؛ كيونكہ يہ الله تعالى كى طرف سے وعده شده تها: إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ترجمہ: يقيناً ميں دستر خوان كو تم پر نازل كرنے والا ہوں۔ [المائدة: 115] اور الله تعالى اپنے وعدے كى خلاف ورزى نہيں فرماتا ۔

يہى موقف سيدنا سلمان فارسى، عمار بن ياسر اور ابن عباس رضى الله عنہم اجمعين سے منقول ہے، اور تابعين ميں سے اسحاق بن عبد الله، وہب بن منبہ، سعيد بن جبير، عكرمہ، قتاده، عطيہ عوفى، ابو عبد الرحمن سلمى، عطاء بن سائب اور ديگر اہل علم سے منقول ہے۔

جبكہ مجاہد اور حسن كہتے ہيں: يہ دستر خوان الله تعالى نے نازل نہيں كيا تها۔

اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ: جب اللہ تعالی نے دستر خوان نازل ہو جانے کے بعد بھی کفر کرنے پر دھمکی دی تو بنی اسرائیل ڈر گئے کہ کہیں کوئی کفر نہ کر دے، اس لیے انہوں نے اپنے مطالبے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا، تو اس اعتبار سے تقدیری عبارت یوں ہو گی کہ: میں تم پر اسے نازل کرنے والا ہوں، اگر تم اس کا مطالبہ کرو گے۔ لیکن انہوں نے اپنے مطالبے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا، اور پھر مائدہ نازل نہیں کیا گیا۔

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اس حوالے سے ہمارے ہاں صحیح موقف یہ ہے کہ: اللہ نے عیسی علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالی سے مائدہ کا مطالبہ کرنے والوں پر مائدہ نازل کیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالی اپنے کسی وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتا، نہ ہی اللہ تعالی کی دی ہوئی خبر میں کوئی حقیقت کے منافی چیز ہوتی ہے، کیونکہ جب حواریوں نے عیسی علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالی سے دستر خوان نازل کرنے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں عیسی علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے خبر دی : إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ترجمہ: یقیناً میں دستر خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدة: 115] اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پہلے اللہ تعالی دستر خوان کو نازل کرنے کا کہہ دے پھر نازل نہ فرمائے؛ کیونکہ یہ تو اللہ تعالی نے اپنے بارے میں خبر دی ہے اور اللہ تعالی کی طرف سے خلافِ واقعہ کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو پھر إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ترجمہ: یقیناً میں دستر خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدة: 115] کہہ کر بھی اللہ تعالی ان پر مائدہ نازل نہ فرماتا، اور یہ بھی ممکن ہوتا کہ اللہ تعالی فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ: چنانچہ اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے گا تو میں اسے یقیناً ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو بھی جہانوں میں سے نہیں دوں گا۔[المائدة: 115] فرما کر بھی ان میں سے کفر کرنے والوں کو عذاب نہ دے۔ اور اللہ تعالی کے وعدوں اور وعیدوں میں کوئی حقیقت نہ رہ جاتی۔ اس بنا پر یہ درست نہیں ہے کہ اللہ تعالی کی طرف ایسی چیز کی نسبت بھی کی جائے۔" ختم شد

"تفسير الطبري" (11/ 232)

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"یہ تمام آثار اس بات کی دلیل ہیں کہ عیسی بن مریم کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں مائدہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا تھا، یہی چیز قرآن کریم کے سیاق و سباق سے بھی ثابت ہوتی ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: قَالَ اللهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ترجمہ: اللہ نے فرمایا: یقیناً میں دستر خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدة: 115]

کچھ کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ : دستر خوان نازل نہیں ہوا تھا، ان کا یہ موقف اس اعتبار سے تھوڑا مضبوط ہو جاتا ہے کہ عیسائیوں کو اس دستر خوان کا علم نہیں ہے، نہ ہی ان کی کتاب میں اس کا تذکرہ ہے، اور اگر یہ نازل ہوا ہوتا تو اس کے نقل کیے جانے کے اسباب تو موجود تھے اور اسے تواتر کے ساتھ ان کی کتابوں میں ذکر کیا جاتا، یا

کم از کم تواتر نہ سہی اکا دکا جگہ ہی بیان ہو جاتا۔ واللہ اعلم

لیکن جمہور اہل علم کا موقف یہ ہے کہ دستر خوان نازل ہوا تھا، یہی موقف ابن جریر نے اپنایا ہے، اور –واللہ اعلم – یہی موقف درست بھی ہے، سلف صالحین کے اقوال اور آثار سمیت دیگر اخبار بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔" ختم شد

"تفسیر ابن کثیر" (3/230-231)

تو اس بارے میں صحیح موقف یہ ہے کہ:

مائدہ حقیقی طور پر نازل ہوا تھا، یہی موقف جمہور اہل علم کا ہے، اسی کو ابن الجوزی، سمعانی، ابو جعفر نحاس، ابن جزی، قرطبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن عاشور اور شوکانی وغیرہ سمیت دیگر اہل علم نے اختیار کیا ہے۔

مزید کے لیے دیکھیں: "تفسير البغوى" (3/118) ، "زاد المسير" (2/462) ، "معانى القرآن" (2/387) ، "التسهيل" (1/342) ، تفسير القرطبى" (6/369)"التحرير والتنوير" (ص1236) ، "فتح القدير" (2/136) "الجواب الصحيح" (3/ 127)۔

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اس میں اللہ تعالی کی قدرت کا بیان ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی بلندیوں میں ہے؛ کیونکہ کسی چیز کا نزول بلندی سے نیچے کی طرف کیا جاتا ہے۔

چنانچہ مائدہ نازل کرنا، اور مائدہ نازل کرنے کا مطالبہ کرنا دونوں ہی اس بات کی دلیل ہیں کہ ساری بنی اسرائیل قوم کو علم تھا کہ اللہ تعالی بلندیوں میں ہے، لہذا یہ لوگ اللہ تعالی کی صفت علو کے حوالے سے جہمی لوگوں سے زیادہ سمجھ دار تھے جو کہ اللہ تعالی کی صفت علو کے منکر ہیں۔

کیونکہ حواریوں نے مائدہ نازل کرنے کا مطالبہ کیا جو کہ صرف بلندی سے ہی ممکن ہے، پھر سیدنا عیسی علیہ السلام نے انہیں واضح کیا، اور پھر اللہ تعالی نے بھی اس کی وضاحت کر دی، اسی لیے تو فرمایا تھا: إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ترجمہ: یقیناً میں دستر خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدة: 115] تو اس سب سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی سے دعا مانگنی ہو تو بلند ذات سے مانگیں، اللہ سبحانہ و تعالی آسمانوں ، تمام مخلوقات، اور عرش سے بھی اوپر ہے، اور عرش پر اللہ تعالی کی ذات مستوی ہے جیسے اس کی شان اور جلالت کے لائق ہے، اللہ تعالی کی اس صفت میں کوئی مخلوق اس کی مشابہت نہیں رکھتی۔" ختم شد

مجموع فتاوى ابن باز" (2/56-57)

واللہ اعلم